بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا عورت اور مرد کے طریقہ نماز میں فرق ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے، کیونکہ اسلام کے تعلق سے معمولی واقفیت رکھنے والا شخص بھی اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ اسلام کے وہ احکام جو عام ہیں جن کا تعلق کسی خاص جنس سے نہیں ہے، ایسے احکام کے دونوں مرد وعورت مکلف اور مخاطب ہیں جیسے ایمان وعقائد اور عبادات واخلاقیات ومعاملات کی تمام تعلیمات میں یکساں طور پر مرد وعورت دونوں مکلف ومخاطب ہیں، الا یہ کہ شریعت کسی حکم سے کسی جنس کو مستثنی کردے، نماز ایک اہم عبادت ہے، اس کا درجہ توحید کے بعد آتا ہے اور دونوں ہی اس کے مکلف ہیں اور طریقہ ادائیگی بھی دونوں کے لیے یکساں ہے، ہاں نماز کے تعلق سے عورت کے کچھ عمومی استثناءات ہیں جن کا ذکر بعد میں آرہا ہے ان کے علاوہ نماز کے طریقہ ادائیگی میں دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، زکوۃ میں جو مرد کا نصاب ہے وہی عورت کا بھی ہے، روزے کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔''[البقرۃ:183]...... یہ حکم مرد وعورت سب کے لیے عام ہے، لہٰذا جس طرح مرد روزہ رکھے گا ٹھیک اسی طرح عورت بھی روزہ رکھے گی، بحالت روزہ مرد کے لیے جن چیزوں کا کرنا مستحب ہے وہ ساری چیزیں عورت کے لیے بھی مستحب ہیں، جن چیزوں سے مرد کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے انہی چیزوں سے عورت کا روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے، عورت کے لیے شریعت میں صرف ایک استثناء ہے وہ یہ کہ حالت حیض ونفاس میں وہ صوم کی مکلف نہیں ہے۔ حج کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں (یعنی صاحب استطاعت پر) اس گھر کا حج فرض کردیا گیا ہے۔''[البقرۃ:97]...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! حج کرنے کا طریقہ سیکھو۔''[مسلم]...... اس حکم میں مرد وعورت دونوں شامل ہیں دونوں کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں ہے، ہاں چند مسائل میں عورت کا حکم مردوں سے الگ ہے، عورت پر حج یا عمرہ کی ادائیگی کے بعد سر کا منڈانا حرام ہے، وہ پورے سر کے بال کاٹنے کے علاوہ انگلی کے ایک پور کے برابر بال کاٹے گی، حالت حیض ونفاس میں اس کے لیے طواف الوداع کی رخصت ہے، اس صورت میں بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کرے گی۔

جس طرح روزہ رکھنے، زکوۃ دینے اور حج کرنے میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں اسی طرح نماز کی ادائیگی میں بھی دونوں مین کوئی فرق نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز کی تعلیم دی ہے، اسے پڑھ کر نہ صرف لوگوں کو دکھایا بلکہ دور دراز سے آنے والے صحابہ کرام کو روک لینا آپ ﷺ کا معمول تھا، آپ ﷺ نے ساری امت کو مخاطب کرکے فرمایا: {صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي} ''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے

پڑھتے دیکھے ہو۔''[بخاری]؛ یہ حکم سب کے لیے عام ہے مرد وزن دونوں اس میں داخل ہیں کسی بھی صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ نے نماز کی کیفیت میں مرد وعورت میں تفریق نہیں کی ہے، ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: عورت ٹھیک اسی طرح نمام ادا کرے گی جس طرح مرد ادا کرتا ہے۔[ابن ابی شیبہ]

لہٰذا جس طرح مرد نماز ادا کرتا ہے عورت بھی ٹھیک اسی طرح تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام تک نماز ادا کرے گی، قیام، ہاتھ باندھنے کا طریقہ، سورت فاتحہ کی فرضیت، چاروں مقامات پر رفع الدین، رکوع، سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ، تشہد اول میں افتراش یعنی داہنا پاؤں کھڑا کرکے بائیں پاؤں پر بیٹھنا، اور تشہد دوم میں تورک یعنی بائیں پاؤں کو داہنے پاؤں کے نیچے سے نکال کر سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھنا، سلام پھیرنے کا طریقہ اور اثناء صلاۃ ادعیہ واذکار میں مرد وعورت دونوں برابر ہیں کوئی فرق نہیں۔

قارئین کرام! مرد وعورت کے طریقہ نماز کے تعلق سے یہ تھا قرآن وسنت صحیحہ کا موقف، لیکن چونکہ ہمارے ملک کی اکثریت فقہ نبوی کے بجائے فقہ حنفی کی پیروکار ہے، متبع سنت کی بجائے مقلد ہے، نبی کریم ﷺ کو اپنا امام اعظم ماننے کے لیے تیار ہی نہیں ہے، اس لیے ان کے یہاں مرد وعورت کی نماز میں بہت فرق ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کی عورتیں مردوں سے مختلف نماز پڑھتی ہیں، ان کے علماء اپنے عوام کو مطمئن کرنے کے لیے دعویٰ تو یہی کرتے ہیں کہ حدیث میں دونوں کی نماز میں فرق ہے، تفریق کے دلائل موجود ہیں حالانکہ یہ بے بنیاد دعویٰ ہے، ان کے پاس حدیث صحیح سے کوئی دلیل ہی نہیں ہے اور نہ ہی قیامت کی آخری صبح تک وہ ثابت کرسکتے ہیں۔

طریقہ نماز میں مرد وعورت میں کوئی فرق نہیں ہے جیسا کہ سطور بالا میں ذکر کیا گیا البتہ نماز سے متعلق کچھ عمومی مسائل ہیں جن میں صحیح احادیث کی روشنی میں عورتیں مردوں سے مختلف ہیں بطور فائدہ ذیل میں ان مسائل کو بیان کیا جارہا ہے۔

1 مرد کے مقابلہ میں عورت کی نماز گھر میں زیادہ بہتر ہے البتہ وہ مسجد میں مردوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرسکتی ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے دور مبارک اور بعد کے ادوار میں ہوتا چلا آرہا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''اللہ کی بندیوں کو مسجدوں سے نہ روکو۔''[مسلم] اور ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو البتہ ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔''[احمد]

2 مرد ننگے سر نماز پڑھے کوئی حرج نہیں البتہ بالغہ لڑکی کے لیے دوران نماز دوپٹہ استعمال کرنا ضروری ہے، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''اللہ تعالیٰ بالغہ عورت کی نماز بغیر دوپٹہ کے قبول نہیں کرتا ہے۔''[ابن ماجہ]

3 مردوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے میں عورت کی سب سے بری صف پہلی اور سب سے بہترین آخری صف ہے، اس کے برعکس مرد کی سب سے بہترین صف پہلی اور

سب سے بری صف آخری ہوتی ہے۔[مسلم]

4 اگر عورت تنہا ہے اور مرد کے ساتھ نماز پڑھ رہی ہے تو مرد کی بائیں طرف کھڑی ہونے کی بجائے اس کے پیچھے تنہا صف بنائے گی۔

5 اگر نماز میں امام بھول جائے تو عورت تالی مار کر امام کو آگاہ کرے گی یہ اس صورت میں ہے جب وہ مردوں کے ساتھ نماز پڑھ رہی ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''نماز میں کچھ بھول جانے پر مردوں کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔''[ابوداؤد]

6 اگر عورت عورتوں کی امام ہے تو صف سے آگے کھڑی ہونے کے بجائے صف کے بیچ میں کھڑی ہوگی۔

7 عورتوں پر جماعت واجب نہیں۔ 8 عورت مرد کی امامت نہیں کرسکتی۔

9 عورت حالت حیض ونفاس میں نماز کی مکلف نہیں ہے اور نہ بعد میں اس کی قضاء ہے۔

یہ چند عمومی فرق ہیں جن کے بیان سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ طریقہ نماز میں دونوں میں کوئی فرق نہیں، اور یہی حقیقت ہے کہ کوئی ایسی حدیث نہیں پائی جاتی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں سے مختلف ہے۔

جو حضرات مرد وعورت کے طریقے نماز میں فرق کے قائل ہیں وہ باہم مختلف ہیں کہ کتنے مقامات میں عورتیں مردوں سے مختلف ہیں لیکن آیئے سرسری طور پر کچھ اہم فرق پر نظر ڈالتے ہیں۔

1 مرد تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الدین میں کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور عورت کندھوں کے برابر...... یہ بلا دلیل تفریق ہے مرد وعورت دونوں کے لیے مسنون یہ ہے کہ کندھوں یا کانوں کی لو تک دونوں ہتھیلیوں کو اٹھائیں نبی کریم ﷺ کندھے تک ہاتھ اٹھاتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے نماز کی پہلی تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھائے۔''[بخاری ومسلم] اور کبھی کبھی کانوں کی لو تک اٹھاتے تھے جیسا کہ صحیح مسلم میں مذکور ہے۔

2 مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھے اور عورت اپنی چھاتیوں کے نیچے سینے پر...... حالانکہ یہ سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم سب کے لیے ہے اس میں مرد وعورت دونوں داخل ہیں، آپ ﷺ نے کسی بھی حدیث میں مردوں کو زیر ناف اور عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم نہیں دیا ہے، دونوں کے ہاتھ رکھنے میں تفریق کرنا یہ دین میں مداخلت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ سینے پر ہاتھ باندھتے تھے وائل بن حجر کہتے ہیں کہ: ''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھا۔''[ابن خزیمہ:479]...... ھلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں رسول اللہ ﷺ کو سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔''[احمد]...... ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت [ابوداؤد 756] بہت ہی ضعیف ہے، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے پر تمام علماء کرام کا اتفاق ہے۔

3 عورتیں سمٹ کر سجدہ کریں اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملا کر رکھیں، اپنے بازؤں کو بھی پہلوؤں کے ساتھ ملالیں، پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں داہنی طرف نکال کر بچھادیں، کہنیوں سمیت پوری باہیں بھی زمین پر بچھادیں۔...... یہ تو نبی کریم ﷺ کی حرام کردہ چیز کو حلال کرنا ہے جو یہودیوں کی صفت تھی، مرد ہو یا عورت سب کے سجدۃ کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، پیشانی اور ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، اور دونوں قدم کی انگلیاں اور یہ کہ ہم اپنے کپڑوں اور بالوں کو اکٹھا نہ کریں۔'' [بخاری] اور ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کی ناک پیشانی کی طرح زمین پر نہیں لگتی۔'' [دارقطنی] سجدہ میں پیشانی اور ناک زمین پر ہو، دونوں ہاتھوں کو کندھے یا کانوں کے برابر رکھیں، انگلیاں قبلہ رخ اور ملی ہوئی ہوں، دونوں گھٹنے زمین پر ہوں، پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور دونوں ایڑیاں ملی ہوئی ہوں، سینہ، پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی اور ایک دوسرے سے الگ رکھیں، بازو زمین پر نہ بچھائیں اور نہ ہی بغلوں سے ملا کر رکھیں آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے بازو سجدے میں اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔'' [بخاری و مسلم]

4 آخری تشہد میں ابوحمید الساعدی کی حدیث کے مطابق نبی کریم ﷺ تورک کرتے تھے۔ یہ طریقہ مقلدین کے یہاں صرف عورتوں کے لیے خاص ہے اور جہاں تک مرد کے بیٹھنے کا طریقہ ہے تو ان کے یہاں اس کے لیے صرف افتراش ہے۔

قارئین کرام! مرد و عورت کی تفریق کے قائلین کے پاس کتاب و سنت سے کوئی دلیل نہیں ہے، ان کے سمجھ دار لوگوں نے اس کا اعتراف بھی کیا ہے ان کے پاس صرف ایک عقلی وہ بھی انتہائی بودی دلیل ہے وہ یہ کہ عورتوں کی نماز کا جو طریقہ انہوں نے ایجاد کیا ہے اس میں زیادہ پردہ ہے اور عورت نام ہی ہے پردے کا لہٰذا اسی طریقہ پر ان کو نماز پڑھنی چاہیے، یہی ان کی دلیل ہے جس پر نام نہاد فقہاء نے تفریق کی بنیاد کھڑی کی ہے، سوال یہ ہے کہ اگر عورت مرد کی طرح نماز پڑھے تو اس میں بے پردگی کا کون سا پہلو ہے، اگر عورت کندھے کی بجائے کان کی لو تک اپنے ہاتھ اٹھالے، سنت کے مطابق رکوع و سجود کرلے تشہد کے مطابق افتراش و تورک کرے تو اس میں کون سی بے پردگی ہوجاتی ہے، اگر یہ بے پردگی ہے تو نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم کیوں دیا، صحابیات امہات المومنین وغیرہ مردوں کی طرح نماز کیوں پڑھتی تھیں کیونکہ کسی بھی صحابیہ سے اس بات کا کوئی ذکر نہیں ملتا ہے کہ وہ مردوں کے طریقے سے ہٹ کر نماز پڑھتی رہی ہوں، اس کے برعکس صحیح بخاری میں باب سنة الجلوس فی التشهد میں ہے کہ ام الدرداء رضی نماز میں مرد کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہہ تھیں۔ (ح 827) یعنی مرد و عورت کے بیٹھنے کا طریقہ بھی

یکساں ہی ہے اور بلاشبہ صحیح فقہ اسی کی متقاضی ہے۔

سنن بیہقی اور مراسیل ابوداؤد کی جس مرسل روایت کی بنیاد پر یہ تفریق کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو عورتوں کو نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو جسم کو زمین سے ملاو۔'' اس کے بارے میں عرض ہے کہ مرسل روایت محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور شیخ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کے بقول اس میں ایک روای سالم ہے جو متروک ہے، لہٰذا اس سے استدلال درست نہیں ہے۔ [خواتین کا طریقہ نماز؛ ص 16]

اور پھر اسلام نے عورتوں کو پردہ کا حکم دیا ہے، بے پردگی سے بڑی سختی کے ساتھ روکا ہے اگر مردوں کی طرح نماز پڑھنے میں بے پردگی ہے تو کیا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ بھول گیا تھا یا نبی کریم ﷺ نے نعوذ باللہ خیانت کی آپ ﷺ نے کیوں نہیں حدیث میں عورتوں کا الگ طریقہ بتایا، کیا آج کے ملّاؤں کو نبی کریم ﷺ سے زیادہ غیرت ہے۔ پھر ایک سوال یہ بھی ہے کہ نماز کے تعلق سے عورت کے لیے سب سے بہتر جگہ اس کا اپنا گھر ہوتا ہے یہ اور بات ہے کہ مسجد میں اگر ان کے لیے باقاعدہ الگ انتظام ہے اور شرعی حدود وقیود کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے مسجد جاتی ہیں تو ان کے لیے باجماعت نماز ادا کرنا بھی جائز و درست ہے سوال یہ ہے کہ جب عورت اپنے گھر کے کمرے کے کسی گوشہ میں نماز پڑھتی ہے تو پھر وہاں پردہ کا کیا سوال ہوگا؟

اخیر میں ہماری التجا ہے کہ تمہارا طریقہ نماز ویسے بھی امام اعظم نبی کریم ﷺ کے طریقہ کے یکسر خلاف اور جداگانہ ہے لہٰذا اللہ کا خوف کھاؤ تم بھی اپنی نمازوں کو سنت رسول ﷺ کے مطاق بناؤ اور عورتوں کو بھی سنت کے مطابق نماز پڑھنے کی تعلیم دو۔

اللہ تعالیٰ توفیق دے...... آمین!

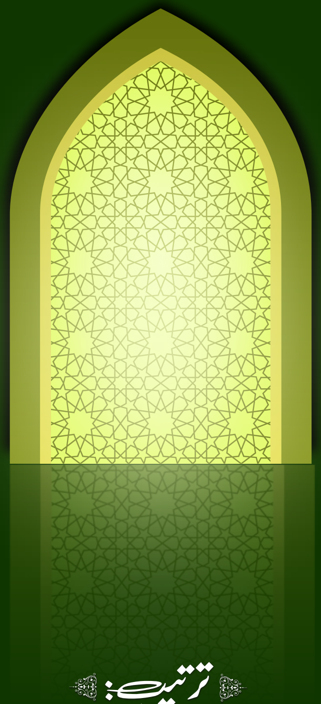
صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي.

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

[بخاری:6008]

مرد و عورت

کی نماز میں فرق؟؟؟



ترتیب:

شیخ مختار احمد مدنی

دار ابن حسین
DAR IBN HUSSAIN